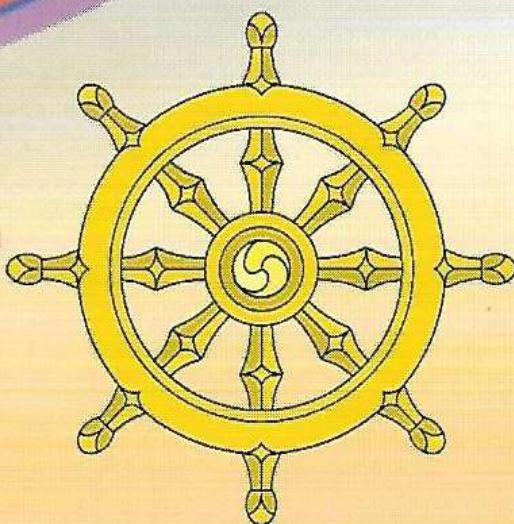


# بڑھ مت

## ایک مطالعہ



حافظ محمد شارق

# بِدْرِ مُتْ ایک مطالعہ

حافظ محمد شارق



مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشورز، نئی دہلی ۲۵

## ترتیب

۵	عرضِ ناشر
۷	بدھمندھب کی تاریخ
۷	گوتم بدھ سے قبل ہندوستان کی مذہبی حالت
۸	گوتم بدھ
۱۲	بدھمت کی ابتدائی تاریخ
۱۶	تھیر واڈ اور مہایان فرقے
۱۷	مشرقی ایشیا میں بدھمت کی اشاعت
۱۹	ہندوستان میں بدھمت کی حالت
۲۰	تبت میں بدھمت کی اشاعت
۲۱	ہندوستان اور سلطی ایشیا میں بدھمت کا زوال
۲۲	قرونِ وسطی میں بدھمندھب
۲۳	بدھمت کا زوال
۲۵	دوجدید میں بدھمندھب
۲۶	بدھمت اور انہا پسندی
۲۷	<b>مذہبی کتب</b>
۲۷	تری پٹک
۲۸	دھماپادا (Dhammapada)
۲۹	<b>تعلیمات و عقائد</b>
۲۹	تصورِ خدا

۳۰	اخلاقی اور فلسفیانہ تعلیمات
۳۰	۱- چار سچائیاں
۳۲	۲- بدھی ستوا
۳۳	۳- کرما
۳۳	۴- بدھی
۳۳	راہِ نجات
۳۵	<b>نظامِ عبادات</b>
۳۶	<b>نظامِ معاشرت</b>
۳۶	راہب یا بھکشو
۳۷	دنیادار
۳۸	<b>فرق</b>
۳۸	۱- تھیر و اڈ
۳۸	۲- مہایان
۳۹	مہایان اور تھیر و اڈ میں فرق
۴۰	<b>تھوار</b>
۴۰	۱- ویسا کھ
۴۰	۲- مکھا پوجا
۴۰	۳- اسہلا پوجا

---

## عرض ناشر

کثیر مذہبی معاشرہ میں رہنے والوں کے درمیان بہتر تعامل کے لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انھیں ایک دوسرے کے مذاہب کے بارے میں علم ہو۔ ان کے عقائد اور پیاری قدروں سے واقفیت ہوا اور ان کی رسوم و روایات کی وہ جائزگاری رکھتے ہوں۔ اس سے مطالعہ مذاہب کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشورز نے مختلف مذاہب کے تعارف پر متعدد کتابیں شائع کی ہیں۔ ان میں عالمی مذاہب (یہودیت اور عیسائیت) بھی ہیں اور ہندوستانی مذاہب (ہندو مت، جین مت اور سکھ مت وغیرہ) بھی۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

جناب حافظ محمد شارق (لاہور) مطالعہ مذاہب سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔

سنسکرت اور دیگر مذہبی زبانوں سے واقفیت کی بنا پر مذاہب عالم کے صحائف پر ان کی گہری نظر ہے۔ انہوں نے مذاہب کا تحقیقی مطالعہ کیا ہے اور اپنے شائع تحقیق کو کتابوں کی صورت میں اپنے ادارہ—ادارہ تحقیقات مذاہب (Center for Interfaith Research) سے شائع کیا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ان کا مطالعہ مذاہب سنجدہ اور معروضی ہے۔ ان کی تحریروں میں دیگر مذاہب کے خلاف نفرت انگیزی نہیں پائی جاتی۔

جناب محمد اقبال ملّا، سکریٹری مرکزی شعبہ دعوت، جماعت اسلامی ہند نے فاضل مصنف سے رابطہ کیا اور اس کتاب کی، ہندوستان میں مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشورز سے اشاعت کے لیے منظوری حاصل کر لی۔

جناب شیخ معز الدین (رکن جماعت اسلامی ہند، بیٹر، مہاراشٹر) اس معاملے میں  
واسطے بنے۔ ہم ان تمام حضرات کے شکرگزار ہیں۔  
برادران وطن میں دعوت کا کام کرنے والوں کے لیے مذاہب کے تعارف پر مشتمل  
ان کتابوں کا مطالعہ مفید ہے۔ امید ہے، ان سے بھرپور استفادہ کیا جائے گا۔

---

## بده مذہب کی تاریخ

چھٹی صدی قبل مسیح میں دنیا کے اکثر علاقوں میں کئی مذہبی تحریکیں اٹھیں، جو اپنے وقت میں راجح مذاہب کی پیچیدگیوں اور اس کا حصہ بن جانے والی براہیوں کے خلاف ظاہر ہوئی تھیں اور ان تحریکیوں نے لوگوں کی اصلاح پر بھر پوچھ توجہ دی۔ اسی قسم کا ایک مذہب بده مت ہے، جو ایک مشہور فلسفی رہنماء ہاتما گوم بدھ سے منسوب ہے۔ بده مت ایک صوفیانہ قسم کا مذہب ہے، جس کی ابتدا پانچویں صدی قبل مسیح میں ہوئی اور وہ آج دنیا کے اہم ترین مذاہب میں سے ایک ہے۔

### گوتم بدھ سے قبل ہندوستان کی مذہبی حالت

اگر ہم تاریخ کے اوراق پلٹیں اور ہندوستان کی عظیم سر زمین کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ چھٹی سے چوتھی صدی قبل مسیح کا دور ہندوستان کے لیے کافی اہمیت کا حامل تھا۔ اس عہد تک آریہ اور ہندوستان کی مقامی مذہبی روایات آپس میں گلہ مڈ ہو چکی تھیں۔ مذہبی رسومات پیچیدہ ہوتی جا رہی تھیں اور ان پر ایک خاص طبقے (برہمن) کی اجارہ داری قائم ہو گئی تھی، جنہوں نے خود کو تمام لوگوں سے افضل اور ممتاز قرار دے دیا تھا۔ سنسکرت زبان کی ترتیب بھی اسی دور میں کی گئی۔ مذہب میں تبدیلیاں ہو رہی تھیں۔ چار ذاتی وجود میں آگئیں تھیں۔ ہندوستان کی فاتح اقوام نے اس طبقاتی نظام کو مذہبی حیثیت دے دی تھی اور ازروئے قانون ذاتیں آپس میں نہ شادی کر سکتی تھیں اور نہ ایک نشست میں بیٹھ سکتی تھیں۔ مذہب میں کئی براہیوں کو داخل کر دیا گیا تھا۔ ان حالات میں عوام الناس کا ایک بڑا طبقہ ذات پات کے نظام سے بیزار ہو چکا تھا۔

یلوگ ذات پات کے خلاف ایک ایسے نظام زندگی کی تلاش میں تھے جو ان کے لیے روحانی اور دنیاوی حیات دونوں کا مسئلہ حل کر سکے۔ ایسے حالات میں ایک ایسی ہستی کا ظہور ہوا جنہوں نے ہندو مت کی خامیوں کو دور کر کے احترام انسانیت کا شعور عام کیا، لوگوں کو زندگی کے مسائل سے چھکارے کے راستے بتائے اور تاریخ مذاہب میں ایک باب کا اضافہ کیا۔ یہ ہستی مذاہب عالم میں معلم ایشیا اور جہا تمباہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔

## گوتم بدھ

گوتم بدھ کی ولادت 563BC کے لگ بھگ موجودہ نیپال میں واقع لumbini (Lumbini) میں ہوئی۔ یہ شہر اس وقت شاکینامی قبیلے کے دارالخلافہ کپل وستو میں تھا۔ گوتم بدھ اسی شاہی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور ان کا اصل نام سدھارتھ تھا۔ (۱) محل میں ان کی پرورش انتہائی شاہانہ انداز میں کی گئی، انھیں سپہ گری کے سب فنون سکھائے گئے اور سیر و تفریح کے تمام مشغله موجود تھے، لیکن ان کی طبیعت میں شروع سے ہی امن پسندی اور سنجیدگی پائی جاتی تھی۔ نہایت قلیل مدت میں سدھارتھ نے اپنا تعلیمی سفر طے کیا اور جیسے ان کے علم میں اضافہ ہوتا گیا وہ مزید سنجیدہ اور متفکر رہنے لگے۔ وہ اپنے روزو شب کے بیش تراوقات خلوت پسندی میں گزارتے تھے۔ وہ جوانی کے دور میں قدم رکھ چکے تھے، لیکن عام نوجوانوں کے بر عکس ان میں کوئی جوش و ولہ نہ تھا۔ صرف ایک جنون تھا غور و فکر اور مراثبے کا، جوان کی روح کو عارضی طور پر طمانیت فراہم کرتا تھا۔ ان کی اس سنجیدہ طبیعت کی وجہ سے ان کے والد بہت پریشان تھے۔ انھوں نے اپنے وزراء سے مشورہ کر کے سدھارتھ کی شادی اپنی بھتیجی بیویوں کے کرادی۔

شادی کے بعد اگرچہ راجہ کے سامنے سدھارتھ کے سنبھالی بنتے کے کوئی آثار نہیں تھے۔ سب کچھ اظاہر ٹھیک ہو رہا تھا، لیکن خاموشی کے بعد بالآخر ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا، جس کا سب سدھارتھ گوتم کے کچھ مشاہدات تھے۔

(1) Manan Sharma, Buddhism(Teachings of Buddha),page 31, Diamond Pocket

روایات کے مطابق ایک دن گوتم شاہی باغات میں تفریح کی غرض سے سیر کے لیے نکلے، تو سڑک کے کنارے ایک نہایت ضعیف العمر شخص کو دیکھا۔ جس کے چہرے کی جلد خشک اور جھریلوں سے بھری تھی، دانت جھٹپٹ کے تھے۔ وہ کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا، مگر اس کی خمیدہ کمر اور کم زوری اسے اٹھنے نہیں دے رہی تھی۔ وہ بار بار لڑکھڑا کے گرنے لگتا اور جھٹپٹ کے سہارے خود کو سنجاھاتا۔ ایک بار ان کے سامنے ایک بیمار شخص آیا، جس کے جسم پر آبلے پڑے ہوئے تھے اور وہ تکلیف سے کراہ رہا تھا۔ ایک بار انھوں نے ایک میت دیکھی جس کو لوگ شمشان کی طرف لے جا رہے تھے اور اس کے اعزّاً اور قارب ماتم کر رہے تھے۔ چیختھی اور آخری نشانی گوتم کی منزل کا راستہ بتلانے کے لیے تھی۔ انھوں نے ایک زرد لباس میں ملبوس فقیر کو دیکھا، جس کے پاس بظاہر کچھ نہ تھا، لیکن وہ بہت پر سکون اور مطمئن نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر روحانیت، سرور اور طمانیت دیکھ کر گوتم حیران ہوئے اور انھوں نے پختہ عزم کر لیا کہ اب وہ بھی حقیقی خوشی، سکون اور طمینان قلب کے لیے درلوش نہیں گے۔ معرفت کے حصول کے لیے اپنی اسی جستجو میں انھوں نے ایک اہم فیصلہ کیا کہ وہ محل چھوڑ کر ریاضت کے لیے ویران جنگل میں جائیں گے۔

ازدواجی زندگی کے تقریباً دس سال بعد گوتم کے ہاں ایک بچہ ہوا، جس کا نام راہل رکھا گیا۔ اس رات سارے محل میں جشن منائے گئے، لیکن گوتم کے ذہن میں وہ سوالات رقص کر رہے تھے۔ ان میں حق کی تشکیل بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ چنانچہ انھوں نے اسی رات اپنا گھر، خوشیاں اور پرتعیش زندگی میں میسر تمام نعمتیں چھوڑ کر راہبانہ زندگی اختیار کر لی۔ جاتے ہوئے انھوں نے ایک الوداعی رنگاہ اپنے بیوی پیچے پر ڈالی اور نصف شب کے اندر ہیرے میں گھر سے رخصت ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۹ سال تھی۔ شہر سے دور پہنچ کر انھوں نے اپنا شاہی لباس اور زیورات اتار دیے اور نقیر والا لباس پہن لیا، اپنے بالوں کو کاٹا اور ایک رانڈا رملازم کے ذریعے اپنے والد کو تمام زیورات اور شاہی لباس پہنچا دیا۔ بھرت کے اس واقعے کو بدھمت کی اصطلاح میں مہاتیاگ، (ترک عظیم) کہا جاتا ہے۔

گوتم نے محل سے بھرت کے بعد دنیاوی مسرتیں چھوڑ کر ہندوستان کے مختلف فسیلیوں سے تعلیم حاصل کی، مگر ان کی تشکیل باقی رہی۔ اپنی روحانی تشکیل بھجنے کی غاطر وہ گھومتے

گھومنے مشرقی ہندوستان میں موجود ایک جنگل میں پہنچ۔ وہاں انھیں پانچ تارک الدنیا ساتھی بھی مل گئے، جوان کے ساتھ مراتبے میں مصروف ہو گئے۔ انھوں نے ایسی سخت ریاضت اور مشقتوں کیں کہ ان کا خوب صورت جسم ٹڈیوں کا ڈھانچہ ہو گیا تھا۔ اس عہد میں ریاضت کے لیے جو جو تکالیف اپنے جسم کو دی جاتی تھیں گوتم نے وہ سب کیا، حتیٰ کہ ان کی ٹڈیاں اور رگین نمایاں ہو گئیں تھیں اور آنکھیں اندر حصہ گئی تھیں۔ انھوں نے یہ کٹھن ریاضتیں تقریباً چھ برس تک جاری رکھیں، لیکن انھیں ان ریاضتوں سے کچھ حاصل نہ ہوا تو انھوں نے یہ سخت ریاضت چھوڑ دی کہ اس طرح فاقہ کشی اور ریاضتوں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

اپنی حالت دیکھ کر خود گوتم کو یقین ہو گیا تھا کہ معتدلانہ زندگی چھوڑ کر جسم کو تکلیف دینا بے فائدہ عمل ہے اور اس سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ انھیں اس عملی تجربے کے بعد معلوم ہوا تھا کہ جسمانی ریاضتوں سے اور بھوکارہ کروائے تکلیف کے کچھ نہیں ملتا۔ چنانچہ انھوں نے اپنے نفس کی دیکھ بھال کرنے کا ارادہ کر لیا، لیکن ان کے دیگر پانچوں ساتھیوں نے اس فصل کی مخالفت کی۔ ان کا ایمان تھا کہ جسمانی تکالیف اٹھائے بغیر نجات حاصل کرنا ناممکن ہے۔ گوتم کے معقول فیصلے سے ان پر یہی تاثر پڑا کہ وہ دنیا کی طرف مائل ہو گئے ہیں، لہذا وہ پانچوں درویش انھیں چھوڑ کر بنارس کے کسی آشرم میں چلے گئے۔

مہاتما گوتم کو بذریعہ خواب یہ اشارہ ملا کہ جسم کو حد سے زیادہ تکلیف پہنچانا یا ریاضت چھوڑ کر دنیاداری میں کھوجانا دونوں غلط ہے۔ صحیح راستہ اعتدال اور میانہ روی کا راستہ ہے۔ اس الہام کے بعد گوتم نے اعتدال میں رہ کر ریاضت کرنے کا ارادہ کیا۔ چھ سال کی طویل مدت کے بعد انھوں نے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا اور ایک چروائی کی نذر کی ہوئی کھیر (یادو دھ) سے اپنی جسمانی ریاضت توڑی۔ ریاضت توڑنے کے بعد اسی شام گوتم نے ایک بار پھر مراتبے کا ارادہ کیا۔ اس دفعہ مراتبے میں ڈوبنے سے پہلے انھوں نے ٹھان لی کہ اب کچھ بھی ہو جائے، چاہے جسم ختم ہو جائے، ٹڈیاں گل جائیں، لیکن نروان حاصل کرنے تک مراتبے ختم نہیں کروں گا۔ ان کا یہ ارادہ ان کے سابقہ مشاہدے سے متصاد نہیں تھا، کیوں کہ وہ اس بار اپنی جسمانی صلاحیتوں سے زیادہ خود پر بوجھ نہیں ڈال رہے تھے، بلکہ وہ صرف حالت سکون میں رہ کر مراتبے کرنا چاہتے

تھے۔ اس جنون کے ساتھ وہ وہیں ایک پیپل کے پیڑ کے نیچے گھاس کی گدی بنا کر بیٹھے۔ انہوں نے اپنے تمام خیالات کو ایک نکتے پر مرکوز کر دیا اور غور و فکر میں ڈوب گئے۔  
مراقبے کی حالت میں گوتم کو کافی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن وہ اسی حالت میں رہے۔ انچا سویں دن انھیں معرفت حاصل ہوئی اور انہوں نے 'زروان' حاصل کر لیا۔ اب وہ سدھار تھے سے بدھ ہو گئے۔ بدھ دراصل سنسکرت لفظ ہے، جس کے معنی 'دانش مند، ہوشیار، بیدار، عارف، دانا اور روشن وغیرہ' ہیں۔ بدھ مذہب کی اصطلاح میں یہ لفظ ایسے شخص کے لیے بولا جاتا ہے جس نے معرفت الٰہی یعنی زروان حاصل کر لیا ہوا اور وہ دنیا کے غم و خجات اور تاریکی سے نجات پا کر دوسروں کو روشنی کی طرف بلارہا ہو۔ اس وقت ان کی عمر ۳۵ سال تھی۔ تبھی سے انھیں بدھ یعنی عارف کہا جانے لگا۔ اب گوتم بدھ بارس میں آسی پتن ( موجودہ نام سرناخت ) کی جانب چل پڑے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے ان پانچ درویشوں کو اپنا پہلا اپدیش (خطبہ) دیا۔ یہ خطبہ بدھ مذہب میں انتہائی اہمیت رکھتا ہے، جس کے ابتدائی کلمات یوں ہیں:

"اے بھکشو! ادا انتہائیں ہیں جہاں کبھی مت جانا۔ ایک یہ کہ عیش و عشرت کی زندگی اختیار کر لی جائے۔ یہ نہایت حقیر اور ذلت کی زندگی ہے۔ دوسری انتہائی ہے کہ اپنی زندگی کو ایذا دی جائے۔ یہ نہایت تکلیف دہ اور بے معنی چیز ہے۔ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان راستہ تلاش کرنا چاہیے، جو خجات اور بصیرت کا راستہ ہے۔ یہ راستہ نیک اعتقاد، نیک نیت، نیک قول، نیک فعل، نیک کمائی، نیک کوشش، سکون اور سچ کا راستہ ہے، جو زروان کی جانب رہ نہیں کرتا ہے۔ یہ درمیانی راستہ آٹھ پہلوؤں پر مشتمل ہے۔"<sup>(۱)</sup>

اس کے بعد گوتم بدھ نے اپنی تبلیغ جاری رکھی، جس کی بدولت کئی نام و رشحیات، بادشاہ اور ان کے باپ، جیوی اور بیٹے نے ان کا مذہب قبول کر لیا۔ انہوں نے اپنے بھکشوؤں کو بھی اس بات کی پدایت کی کہ وہ دور دراز علاقوں میں جائیں اور اس دھرم کی تعلیمات عام کریں۔ گوتم کی تعلیمات تیزی سے پھیل رہی تھی۔ ان کے ماننے والے دو قسم کے لوگ تھے: ایک گروہ وہ تھا جو ان کی تعلیمات اور دنیاداری دونوں کو ساتھ لے کر چل رہا تھا، جب کہ دوسرا

(۱) یہ خطبہ بدھمت کی مذہبی کتاب 'سمیتا نکایا' میں ہے۔

گروہ دنیا سے ناطہ توڑنے والے درویشوں کا تھا۔ بدھ مت کی اصطلاح میں اس دوسرے گروہ کے لوگوں کو "بھکشو" کہا جاتا ہے اور انھیں اجتماعی طور پر سُنگھ، کہتے ہیں۔ گوم بدھ اپنی زندگی میں دونوں گروہوں کو کام یابی سے ساتھ لے کر چلتے رہے اور اکیس سال تک اپنے مذہب کی تبلیغ میں سرگرم رہے، جس کے نتیجے میں بے شمار لوگ ان کے ہم خیال بن گئے۔ تقریباً اسی سال کی عمر میں ان کا انتقال کشی نگر (گورکھپور سے متصل نیاضل) میں ہوا۔

### بدھ مت کی ابتدائی تاریخ

چوں کہ یہ مذہب برہمنیت میں پائے جانے والے ناقص کی اصلاح اور اپنیشد کے صوفیانہ خیالات کا حامی تھا، اس لیے کئی برہمن تارک الدنیا لوگ اس میں شامل ہوئے۔ گوم بدھ کی وفات کے پچھے عرصے بعد ہی بدھ مت اپنی منفرد تعلیمات اور خصوصیات کی بدولت ہندوستان کے تمام بڑے شہروں تک پہنچ چکا تھا۔ ان کی وفات کے بعد اس مذہب کی تبلیغ کی ذمہ داری سنگھ جماعت نے بخوبی نبھائی۔ چوں کہ گوم بدھ اپنی کوئی مذہبی کتاب چھوڑ کر نہیں گئے تھے، نہ اپنے مذہب کی باقاعدہ تدوین کی تھی، لہذا یہ کام ان کے انتقال کے فوراً بعد سنگھ نے کیا۔

گوم بدھ کی وفات کے بعد ان کے ایک پرانے اور اہم شاگرد مہا کسپ (Mahakasyapa) نے یہ تجویز دی کہ مہاتما بدھ کی دی ہوئی تعلیمات کو یکجا کرنے، ان کی تصدیق کرنے اور ان کی ضابطہ بندی کرنے کے لیے راج گڑھ میں ایک مجلس کا انعقاد کیا جائے۔ چنانچہ تمام بزرگوں کی ایک کونسل بلائی گئی۔ اس کونسل کا زمانہ لگ 480BC کے چند برس بعد کا تھا۔ بدھ مت کی تاریخ میں ہمیں اس قسم کی چار کونسلز کا ذکر ملتا ہے۔ یہ پہلی کونسل بدھ کے انتقال کے بعد ہوئی۔ اس مجلس میں گوم کے خاص شاگردوں نے ان کی تعلیمات سنائی۔ انہی زبانی پیان کرده تعلیمات کو بعد میں بدھ مت کی مذہبی کتابوں کا درجہ حاصل ہوا۔

اس کونسل کے بعد بدھ مت بھکشوؤں کی سرپرستی میں ہندوستان میں دوسرے مذہبی فرقوں، مثلاً جین مت، ویدانت وغیرہ کی نسبت زیادہ تیزی سے پھیلنے لگا اور کئی لوگ اس کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اس کے زیر اثر آنے لگے۔ لیکن اس برق رفتار قبولیت کی وجہ سے ہر نظریہ و فکر کے لوگ اس میں شامل ہوئے۔ گوم بدھ کی تعلیمات چوں کہ کسی تحریری صورت میں

موجود نہیں تھیں اس لیے اس سے متعلق مختلف اختلافات رونما ہونے لگے۔ یہ اختلاف ویسا ہی تھا جیسا کہ عیسائیت کی تاریخ میں برباد اس اور ساؤں میں ہوا تھا۔ بدھ مت کے ماننے والوں میں سے ایک طبقہ ان کے بیان کردہ قوانین کی لفظی پابندی کا حامی تھا، جب کہ دوسرا طبقہ ان کی تعلیمات کی روح پر عمل کرنے کا علم بردار تھا۔ عام معنوں میں یہ طبقہ اجتناد کا قائل تھا۔ ان اختلافات کے حل کے لیے 400CE یا 380CE کے لگ بھگ میں بہار کے شہرویشانی میں دوسری کوئی منعقد کی گئی۔ اس میں روایت پسندوں کا زور زیادہ رہا۔ روایت پسند طبقے کی طرف سے آزاد خیال طبقے کی تکفیر کی وجہ سے سنگھ و حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ یہ بدھ مت میں تفرقے کی پہلی بنیاد تھی۔ روایت پرستوں کی جماعت 'استھاویر اوادِ ان'، کہلاتی اور آزاد خیال لوگ 'مہاسنگھ کا'، کہلاتے۔ استھاویر اوادِ ان اور مہاسنگھ کا بعد میں تھیر اوڑا اور مہایان کے نام سے مقبول ہوئے۔<sup>(۱)</sup>

بدھ مت کی ترویج و اشاعت میں اشوک بادشاہ (حکومت 304-232BC) نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ آج بدھ مت کو جو بین الاقوامی مذہب کی حیثیت حاصل ہے وہ اشوک کی ہی خدمات کی بدولت ہوتی ہے۔ اسی بادشاہ کی کوششوں سے بدھ مت مذہبِ عالم میں ایک الگ حیثیت سے سامنے آیا اور لوگوں نے اسے جوش و خروش کے ساتھ تسلیم کیا۔

اشوک تیسرا صدی قبل مسیح میں ہندوستان پر تخت نشین خاندان موریہ کا بادشاہ تھا۔ تاریخی واقعات بتاتے ہیں کہ وہ ابتداء میں تشدد پسند تھا۔ اس نے اپنی سلطنت کی توسعہ کے لیے کئی جنگیں کیں، لیکن 261BC میں جب اس نے ملنگ (موجودہ اڑیسہ) پر حملہ کیا تو اس میں لاکھوں بے گناہ لوگ قتل ہوئے۔ اس واقعے کا اشوک کے دل پر گہر اثر پڑا اور وہ امن پسندی کی طرف مائل ہو گیا۔ ہندوستان میں اس وقت بدھ مت اپنسا (عدم تشدد) اور اپنی پر امن تعلیمات کی بدولت خاصاً مقبول ہو چکا تھا۔ اشوک نے بھی یہ مذہب قبول کر لیا اور اسے سرکاری مذہب قرار دے دیا۔ اس کی اشاعت کے لیے اشوک بادشاہ نے ہر ممکن اقدامات کیے۔ ملک کے طول و عرض میں مذہبی مبلغ سری لنکا، برما، جاپان، کشمیر، چین، نیپال، مصر، شام اور یونان وغیرہ میں بھیجے۔ لوگوں کو گوتم بدھ سے متاثر کرنے اور ان کی تعلیمات عام کرنے کے لیے

(1) Arnie Kozak, The Everything Buddhism Book, page:96, USA: Everything Books, 2010

اشوک نے کئی ستون اور کتبے بھی لگوانے، جن میں گوتم بدھ کی تعلیمات درج کی گئیں۔ بدھمت کی تاریخ میں ان کتابات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اشوک پھول کے عمارتیں بنانے کا شوق رکھتا تھا، اس لیے اس نے بدھمت سے متعلقہ تاریخی مقامات پر عمارتیں بنوائیں۔ بدھمت کی عبادت گاہیں، جو کہ اسٹوپا کہلاتی ہیں، وہ بھی اشوک نے ہی بنوائیں۔ اشوک کے دور میں ہندوستان میں بدھمت ایک عوامی مذہب بن چکا تھا۔

اشوک کے دور میں بھی ایک کونسل طلب کی گئی، جس میں اس مذہب کی تعلیمات کی تدوین عمل میں آئی۔ اس کونسل کا مقصد بھی یہی تھا کہ بھکشوؤں کے باہم ہونے والے اختلافات کو ختم کیا جائے اور بدھ تعلیمات کو ازسرنومرت کیا جائے۔ لیکن اس کونسل کا نتیجہ بھی اس کے سوا کچھ نہیں آیا کہ سنگھ کا جماعت کو بدعتی قرار دے دیا گیا۔ نیز اس کونسل میں بدھمت میں شامل ہونے والے کئی غیر عناصر کو بھی خارج کرنے کی کوشش کی گئی۔ (۱)

اشوک کی بیٹی ساھਮثا نے بدھمت مانے والی عورتوں کے لیے بھی خواتین بھکشوؤں کا ادارہ قائم کیا اور اس کے بیٹے مہندر نے سری لنکا اور جنوبی ہند میں اس مذہب کی اشاعت کی۔ ان مبلغین کی کوششوں سے دوسری صدی قبل مسیح تک سری لنکا، ہندوستان اور برما میں بدھمت کثرت سے پھیل چکا تھا۔ لیکن بدھمت جہاں جہاں راجح ہوا ہاں کے لوگوں نے اپنے سابقہ عقائد اور روایات کو بھی نہ چھوڑا، چنانچہ اپنے فروغ اور اشاعت کے ساتھ ساتھ بدھمت نے مذہبی معاملات میں کئی تبدیلیاں بھی قبول کیں۔ ہندوستان میں برہمنی طبقے نے اگرچہ شروع میں اسے ایک خطرہ سمجھا تھا، لیکن عوام کی ایک بڑی تعداد نے اس مذہب کو قبول کر لیا تو گوتم بدھ کو بھی ہندو اوتاروں میں شامل کر لیا گیا۔

موریہ خاندان کے بادشاہ اشوک اور اس کے بعد اس کے جانشینوں کی سرپرستی میں بدھمت نے ہندوستان میں مستحکم حیثیت اختیار کر لی تھی، لیکن موریہ خاندان کے زوال کے بعد ہندوستان میں کٹر برہمنوں کی حکومت قائم ہوئی اور ان کے کچھ بادشاہوں نے بدھمت پر کئی مظالم ڈھانے اور کئی خانقاہیں جلوادیں اور بھکشوؤں کو قتل کیا۔ لیکن اس بات کے آثار بھی ملتے ہیں کہ کئی علاقوں میں بدھمت کے پیروکار امن کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے اور اپنے

### مذہب پر عمل پیرا تھے۔

عیسوی دور کے آغاز میں بدھ مت ہندوستان میں بہت زیادہ مقبول مذہب تھا۔ اس کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں اس دور کی جتنی بھی مذہبی یادگاریں دریافت کی گئی ہیں ان میں زیادہ تر بدھ مت سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ ریاست اور معاشرے کے مقامی لوگوں کے کے عطیات کی وجہ سے خانقاہیں مالی اعتبار سے کافی مستحکم ہو گئی تھیں۔ بدھ مت اپنے پروجش مبلغین کی کوششوں کی بدولت افغانستان اور ایران کی سرحدوں سے گزر کر آگے جا رہا تھا۔

عیسوی دور سے قبل گوتم بدھ کی تعلیمات بدھ اساتذہ زبانی پڑھایا کرتے تھے۔ اس طرح یہ تعلیمات گوتم بدھ کی وفات سے تقریباً تین سو سال تک سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی رہیں۔ پہلی صدی قبل مسیح میں ہونے والی یہ کو نسل اس لحاظ سے انتہائی اہم ہے کہ اس میں بدھ مت کی مذہبی تعلیمات کو پہلی بار پتوں پر ضبط تحریر میں لانے کا اہتمام کیا گیا اور بدھ مت کی مذہبی کتابیں مرتب ہوئیں۔ اس کو نسل میں دو جماعت ہوئے: پہلا جماعت سری لنکا میں اس وقت کے راجہ وہ گمانی، (77BC-103BC) کی سرپرستی میں روایت پسند طبقہ استھرا وادن (تھیر واڈ) کے زیر اہتمام ہوا اور اس میں بدھ مت کے مذہبی صحائف کے ایک اہم حصے کو لکھا گیا۔ جب کہ دوسرا جماعت کشن سلطنت کے راجہ کنیشک (Kanishka 151-127 CE) نے کشمیر میں طلب کیا۔ یہ اجتماع سرو استی وادی کے زیر اہتمام ہوا جو کہ جدت پسندوں کا نمائندہ فرقہ تھا۔

راجہ کنیشک بدھ مت کا ایک خیرخواہ مانا جاتا ہے۔ اس کے دربار میں بدھ عالموں کی مجلس ہر وقت قائم رہتی تھی۔ گزشتہ کو نسل کے برلنکس یہ راجہ جدت پسند فرقے کا پیر و کار تھا۔ کنیشک کے دور میں بدھ مت کی مقدس کتابوں کی شروع بھی لکھی گئیں، جوتا نبے کی سرخ چادر وہ پر کنندہ کی گئی اور بعد میں نامعلوم وجہ کی بنا پر انھیں استوپ میں دفن کر دیا گیا۔<sup>(۱)</sup> پاکستان کی گندھارا تہذیب بھی اسی مکتب فکر کو نمایاں کرتی ہے۔ بہرحال اس کے بعد دونوں مکاتب اپنے طور پر بدھ مت کی تبلیغ کرتے رہے، جس کے نتیجے میں افغانستان کا بیش تر علاقہ بدھ مت کا پیر و کار بن گیا۔ یہیں سے بدھ مت آس پاس کے وسطی ایشیائی علاقوں میں بھی پہنچا۔

(1) Raj Pruth, Buddhism And Indian Civilization, page 93, New Dehli: Discovery Publishing House, 2004

اگر ہم قدیم بدھ صحائف کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ابتدائی پیر و کار اپنے پیشوائے دین کو محض ایک بشر اور روحانی استاد کی طرح مانتے تھے، کسی بھی خطے میں ان کی پرستش کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا، لیکن بعد میں گوتم بدھ کو ایک دیوتا کی حیثیت دے دی گئی تھی۔ اس کی وجہ کے متعلق مورخین کوئی حقیقی فیصلہ نہیں کر पायے ہیں، تاہم اتنا کہا جاسکتا ہے کہ یہ رجحان غالباً بدھ مت میں دیوتا اور خدا کے واضح تصور کی عدم موجودگی اور اس وقت کے قدیم مذاہب کے اثرات تھے، جن میں مذہبی شخصیات کو دیوتاؤں کا درجہ دینا ضروری خیال کیا جاتا تھا۔

### تحیر و اڑ اور مہایان فرقے

ان کوسلز میں اگرچہ کئی اختلافی مسائل کے فیصلے کیے گئے، لیکن بدھ مت کا دائرہ جس قدر وسیع ہوتا جا رہا تھا اسی قدر اس میں مختلف خیالات کے لوگ شامل ہو رہے تھے، جس کی وجہ سے بدھ کے یہ دونوں فرقے بھی مزید تقسیم ہوتے گئے۔ بعد از مسیح کے دور میں بھی ہمیں مذہبی اختلافات بہ کثرت ملتے ہیں۔ دونوں فرقے کی ذیلی فرقوں میں مزید تقسیم ہو رہے تھے۔ ان میں روایت پسندوں کا ترجمان تحیر و اڑ اور آزاد خیالوں کا مہایان فرقہ شروع ہوا جو آج بھی اسی سوچ کا علم بردار نظر آتا ہے۔ سن عیسوی کے آغاز کے زمانے میں مہایان فرقے کے عروج کا دور تھا۔ اس دور میں بدھ مت کو جو عہدیان علماء ملے انہوں نے بدھ مت کو ایک بالکل ہی نئے انداز میں پیش کیا۔ اپنے مذہب کے متعلق ان کی تشریح انتہائی سادہ اور اس دور کی ضروریات کے مطابق تھی۔ اس میں چین، نیپال، سری لنکا اور ہندوستان کے مقامی دیوتاؤں کو بھی جگہ دی گئی۔

آگے بڑھنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بدھ مت کے دو بڑے فرقوں کے متعلق یہ جان لیا جائے کہ اس وقت یہ دونوں فرقے کس انداز میں اپنے مسلک کو قوت بخش رہے تھے۔ تحیر و اڑ بدھ مت کا روایت پسند طبقہ تھا۔ اس نے بدھ مت کی قدیم روایتوں کو لفظی پابندی کے ساتھ قائم کر رکھا تھا۔ نروان، معرفت، گیان اور دیگر بدھی روایات فلسفیاتہ رجحان رکھنے والے ایک مخصوص طبقہ کے لیے تو موزوں تھا جو دنیا سے کنارہ کش ہو کر فقیر بن سکتے تھے، لیکن عام لوگ جن کے لیے یہ سب ممکن نہیں تھا، وہ قدرتی طور پر مہایان فرقے کی جانب راغب ہوئے جس میں روحانی امور کی نسبت ظاہری رسوم اور اس وقت کے عوامی خیالات کو

زیادہ اہمیت دی گئی تھی۔ اس دور میں ہندوستان میں اٹھنے والی بھکتی کا رجحان اور ہندومت کا اثر بھی مہایان فرقے نے قبول کیا۔ تحریر و اڈ فرقے نے گوتم کی سیرت میں موجود اخلاقی احکام کو اہمیت دے رکھی تھی۔ اس کے بر عکس مہایان نے گوتم بدھ کی شخصیت کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا اور اس کے وجود کو ایک دیوتا کی حیثیت سے پیش کیا، جو عقیدت اور مذہبی رسوم کی ادائیگی کے لیے ضروری تھا۔ ساتھ ہی اس دور میں یہ عقیدہ بھی بہت زیادہ واضح ہو کر سامنے آتا ہے کہ گوتم بدھ کوئی ایک شخص نہیں تھے، جنہوں نے نروان حاصل کیا، بلکہ کئی بدھ پہلے بھی گزر چکے ہیں، جن میں سب سے پہلے امده بدھ تھے۔ یہ امده بدھ آج بدھ مت میں پرستش کے لیے اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ فلسفیانہ روحانات میں مہایان فرقہ تقسیم در تقسیم ہوتا جا رہا تھا، ریاضت، بھکشوؤں اور اعلیٰ اخلاقی معیار کی اہمیت بتدریج ختم ہو رہی تھی، تاہم بدھاؤں پر ایمان اور ان سے عقیدت کے ذریعے اس فرقے نے خود کو مستحکم کر لیا تھا۔ تحریر و اڈ کے نزدیک نروان اور معرفت حاصل کرنا انسان کی اپنی کوششوں پر مخصوص ہے۔ یہ اصول اس فرقے میں آج تک سختی سے قائم ہے۔ دوسرا طرف مہایان نے یہ تعبیر پیش کی کہ جو لوگ نروان حاصل کر چکے ہیں، دنیا سے جانے کے بعد ان کی پرستش سے ان کا فیض حاصل کیا جاسکتا ہے اور انہی ہستیوں سے عقیدت کی ذریعے انسان معرفت کے اعلیٰ مقام تک پہنچ سکتا ہے۔

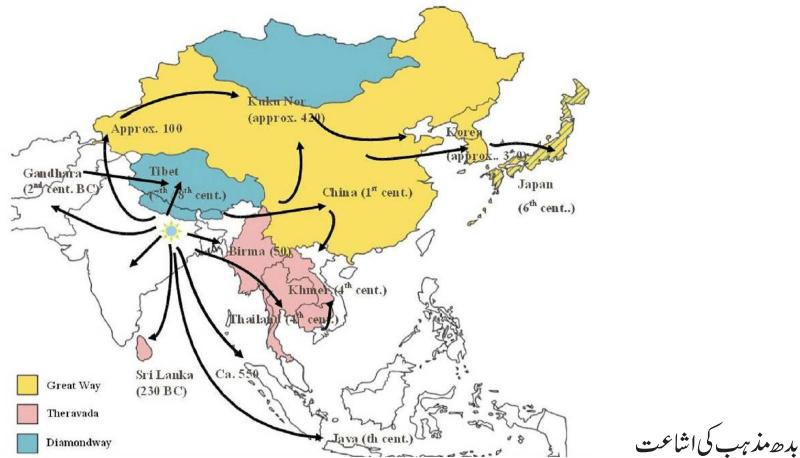
### مشرقی ایشیا میں بدھ مت کی اشاعت

مہایان اور تحریر و اڈ کی ان تمام گھاگھری کے ساتھ بدھ مت چین اور سلطی ایشیا میں بھی خوب پھیل رہا تھا۔ اگرچہ اس کے متعلق ابتدائی حالت پر تاریخ سے زیادہ روشنی نہیں پڑتی، تاہم یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اشوك کے دور میں جو مبلغین روانہ کیے گئے تھے انہوں نے یہاں اس مذہب کو سلطی انداز میں متعارف کروالیا ہوگا، ساتھ ہی ہندوستانی تاجروں کا بھی اس سلسلے میں اہم کردار رہا ہوگا۔ چین میں بدھ مت کے متعلق سب سے پہلی روایات 60BC کے لگ بھگ ملتی ہیں، جس کے مطابق یہاں کے بادشاہ مینگ ٹی (58-75CE) نے خواب میں ملی ایک بشارت کی بنا پر ہندوستان سے بدھ کے مجسمے اور اس کو مانے والے دو ہندو عالموں کو بولدا یا۔ بادشاہ نے مذہبی کتابوں کے ایک اہم حصے کا ترجمہ کروایا اور اس مذہب کی تعلیمات سے

متاثر ہو کر اسے قبول کر لیا۔<sup>(۱)</sup>

اگرچہ چین اب بدھ مت سے آشنا ہو چکا تھا، لیکن ابھی بدھ مت کو چین کے سرحدی علاقوں کے علاوہ کہیں مستحکم حیثیت حاصل نہیں ہوتی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ چین کے قدیم مذہب کنفیو شس ازم اور تاؤ ازم تھے، جس کے علماء نے چینی حکمرانوں کی جانب سے بدھ مت کی حمایت کی بھرپور مخالفت کی تھی۔ ہان خاندان کے زوال کے بعد جب تیسری صدی عیسوی میں منگول حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے بدھ مت کو سرکاری مذہب قرار دے دیا۔<sup>(۲)</sup> اس دور میں چین میں بدھ مت تیزی سے ترقی کرتا رہا، حتیٰ کہ پانچویں صدی عیسوی تک چین کی اکثریت بدھ مت کی پیغمبر و کاربن جکی تھی۔ لیکن چینیوں نے بدھ مت کے ساتھ ہی اپنی سابقہ روایتوں کو نہیں چھوڑا تھا، حتیٰ کہ کئی لوگ بیک وقت بدھ مت، کنفیو شس ازم اور تاؤ ازم کے پاندرہتے تھے۔ اس رجحان کا اثر بھی بہر حال چینی بدھ مت پر یقیناً ہوا۔

چوتھی صدی کے اوآخر میں بدھ مت چین سے کوریا تک پہنچا۔<sup>(۳)</sup> کوریا چوں کہ اس



(۱) Joseph Edkins, Chinese Buddhism, Page 89, London: Gorgias Press LLC, 2003

(۲) Huaijin. Basic Buddhism. YorkBeach: Samuel Weiser. 1997.p. 99.

(۳) V. S. Bhaskar. Faithphilosophy of Buddhism. Page 189. Dehli: Gyan Publishing House, 2009

وقت چینی تمدن سے بہت زیادہ متاثر تھا، اس لیے اس مذہب نے کوریا میں بھی جلد ہی سرعت سے اپنا مقام بنالیا اور اکثریت کا مذہب بن گیا۔ کوریا کی حیثیت بدھمت میں ایک ایسے ذریعے کی ہے جس سے بدھمت جاپان تک پہنچا۔ جاپان میں وہ اگرچہ ہندوستان، چین اور کوریا کے بعد پہنچا، لیکن اسے بدھمت میں اپنے علمی کام کی بدولت ایک انتہائی اہم مقام ملا ہے۔ چھٹی صدی میں کوریا بادشاہ سیونگ (554-523CE) نے کوریا میں بدھمت کو سرکاری مذہب قرار دے دیا اور یہاں اس مذہب کی اشاعت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اس بادشاہ نے ہندوستان سے کئی اہم کتب منگوائیں اور اپنے ملک میں کئی عبادت گاہیں بھی بنوائیں۔ بیرون ملک بدھمت کی اشاعت میں بھی اس نے اہم کردار ادا کیا۔ اس نے جاپان میں بدھمت کی تبلیغ کی اور یہاں تحفے کے طور پر بدھتبرکات بھی بھیجیں<sup>(۱)</sup>۔ یہاں کا سابقہ مذہب ششوازم تھا۔ اس مذہب کے ماننے والوں نے اس نئے مذہب کی مخالفت کی، لیکن چھٹی صدی عیسوی میں جب ایک شہزادہ شوٹو کوڈھیش<sup>(۲)</sup> نے بدھمت قبول کر لیا تو اس مذہب کی اشاعت کو تقویت پہنچی۔ یہاں بدھمت میں ششوازم کے کئی دیوتا بھی شامل ہو گئے۔ کوریا کے لوگ چینی تمدن پر عمل کرنا باعث افتخار سمجھتے تھے، لہذا انہوں نے مذہبی کتابوں کو چینی ذرائع سے ہی حاصل کیا اور اس میں کوئی تبدلی نہ کی۔ لیکن کوریا سے ہوتے ہوئے بدھمت جب جاپان پہنچا تو یہاں کے لوگوں نے اپنی تہذیب و تمدن، فتوں طفیلہ اور علمی صلاحیتوں سے بدھمت کو بہت زرخیز کر دیا۔ انہوں نے مذہبی معاملے میں خود کو مکمل طور پر چینی مآخذ پر مختص کرنے کے بجائے خود مذہبی کتابوں میں غور و حوض کیا اور کئی شروح لکھیں۔ ساتویں صدی عیسوی تک بدھمت جاپان میں مستحکم ہو چکا تھا اور یہاں مہایاں بدھمت رائج ہوا۔

### ہندوستان میں بدھمت کی حالت

پانچویں صدی عیسوی تک پنجاب اور بنگال میں اس وقت بدھمت اپنے عروج پر تھا<sup>(۱)</sup>  
تاہم مدھیہ پر دلیش میں بدھمت کے اثرات نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس دور میں گپت

(۱) Serinity Young. Buddhism.page 68.Newyork: Marshall Cavendish, 2006

(۲) James Legge. A Record of Buddhistic kingdoms The Clarendon Press, Oxford(1886)

خاندان کی رواداری کی وجہ سے بہنوں اور بھکشوؤں کے درمیان تعلقات بھی خوش گواری ہی تھے۔ خود سلطنت کے کئی عہدوں پر بدهمت کے پیر و کار ہوتے تھے۔ بدھی بھائشوؤں کثیر ہندو مذہبی مخلوقوں میں شرکت کیا کرتے تھے۔

گپت عہد کے اسی آخری دور میں ہندوستان میں بدهمت کے وجدیان نامی فرقے کا ظہور ہوا۔<sup>(۱)</sup> دراصل اس دور میں جادو سے متعلق قدیم ترین تصورات دوبارہ پیدا ہو رہے تھے۔ ہندوستان میں موجود بdehyمت کے پیر و کار اس چیز سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور بdehyمت کا ایک اور فرقہ وجدیان کی ابتداء بھی انہی حالات میں ہوئی۔ عام لفظوں میں اسے تانترک بdehyمت بھی کہا جاتا ہے۔ بdehyمت کی یہی صورت بعد میں تبت میں پھیل گئی۔ اس فرقے کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ جھاڑپھونک، روحانی کرشنے کا دھکھانے، اور عجیب و غریب مظاہروں کے ماہر ہوتے ہیں۔

### تبت میں بdehyمت کی اشاعت

ساتویں صدی عیسوی میں شہنشاہ سونگ تسن گامپو (Songtsan Gampo: 617-650) کے ذریعے بdehyمت وسط ایشیا کے علاقے تبت پہنچا۔ سونگ تسن گامپو کی بیویاں بdehyمت کی پیر و کار تھیں، لہذا وہ اپنے ساتھ اپنے آبائی ملکوں کے مذہب بھی لے آئیں۔ اس طرح شہنشاہ بdehyمت سے متعارف ہوا۔ غالباً اس شہزادی کا تعلق بdehyمت کے مہایان فرقے سے تھا، اسی وجہ سے بعد میں شہنشاہ نے اس مذہب سے متاثر ہو کر اسی مسلک کی اشاعت کی۔ بdehyمت سے قبل یہاں کامذہب بون تھا، اس لیے بون ملت کے ماننے والوں کی طرف سے بdehyمت کی مخالفت بھی ہوئی، جس کے جواب میں شہنشاہ نے ہندوستان سے تانترک بdehyمت کے عالم پدم سمبلہا اکو بون عالموں سے جھاڑپھونک، روحانی مناظر دکھانے، اور عجیب و غریب مظاہروں کے مقابلے کے لیے بلایا، جو کافی کام یاب رہا۔ اس نے اپنی کوششیں جاری رکھیں اور بون مذہب کے ماننے والوں کی مخالفت کے باوجود بdehyمت کو تبت میں ایک حد تک متعارف کروادیا۔ اس کے بعد ساتویں صدی کے آخر میں جب تری سونگ دیتسن (755-797 or 804) بادشاہ بنا تو اس نے کئی تبت لوگوں کو ہندوستان بھیجا، تا کہ وہ بdehyمت کی تعلیمات سیکھ کر یہاں لوگوں میں اس

(۱) John Powers. Introduction to Tibetan Buddhism. Page 254. USA: Snow Lion Publications, 2007

کی تبلیغ کر سکیں۔ اسی دور میں چین کے سرحدی علاقے لہاسا (موجودہ Shannan Prefecture) میں سامیے کے مقام پر بدھ مت کی عظیم خانقاہ قائم ہوئی۔ یہ خانقاہ اس دور میں بدھ بھکشوؤں کی علمی تربیت کی ایک اہم جگہ بن چکی تھی۔ تبت، ہندوستان اور چین کے دیگر حصوں سے بھکشو یہاں بدھ مت کی تعلیم سیکھنے آیا کرتے تھے۔ بہرحال اس کے بعد اس خانقاہ میں ہندوستانی، تبتی اور چینی راہبوں نے مل کر بدھ مت کی اشاعت کے سلسلے میں اپنی اپنی خدمات انجام دیں اور کئی کتابیں مرتب کیں۔<sup>(۱)</sup>

## ہندوستان اور وسطیٰ ایشیا میں بدھ مت کا زوال

بدھ مت ایک دور میں دنیا کا ایک اہم مذہب تھا۔ لیکن جس سرعت کے ساتھ اس مذہب کو فروغ ہوا تھی ہی تیزی سے بدھ مت پر کئی علاقوں میں زوال بھی آیا۔ بدھ مت، جو نیپال اور ہندوستان سے شروع ہوا تھا، اب وہاں کمزور حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ اس کے عکس اس نے افغانستان، سری لنکا، تبت، برما، چین اور جاپان میں اچھی حیثیت حاصل کر لی تھی۔ وسطیٰ ایشیا میں پانچویں صدی عیسوی میں اسلام کے ظہور کے ساتھ ہی بدھ مت کا زوال شروع ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (635-645H/13-23r.c.) کے دور میں اسلام وسطیٰ ایشیا کے ان سبھی علاقوں تک پہنچ چکا تھا جہاں بدھ مت رانج تھا اور ایک بڑی تعداد نے اسلام قبول بھی کر لیا تھا۔ لیکن بدھ مت پوری طرح زوال کا شکار نہیں ہوا تھا۔ یہاں مسلم اور بدھ مت دونوں ہی کے پیر و کار موجود تھے۔ مسلم تصوف، جس میں بدھ مت کی طرح مراقبے اور پیر (Priest) کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے کا رجحان قائم تھا، اس کی ابتداء بھی بدھ مت سے متاثر اسی خطے میں ہوئی۔

ہندوستان سے بدھ مت کے بے دخل ہونے کا سبب ہندومت کا احیا تھا۔ نیز اندر وہی فرقہ بندی اور تصویر خدا کی کمی بھی اس زوال کی اہم وجہ رہی۔ کوئی بھی مذہبی تحریک خدا اور مذہبی عقائد کے واضح نظام کے بغیر زیادہ عرصہ قائم نہیں رہ سکتی۔ ہندوستان میں بدھ مت کی اسی کمزوری کا فائدہ ہندومت نے اٹھایا اور دیوتاؤں کو خوب صورت اور گلین انداز میں پیش کیا،

(۱)-[http://www.berzinarchives.com/web/en/archives/study/historybuddhism/buddhismtibet.details\\_tibetan\\_history/history\\_early\\_period\\_buddhism\\_tibet/part\\_1.html](http://www.berzinarchives.com/web/en/archives/study/historybuddhism/buddhismtibet.details_tibetan_history/history_early_period_buddhism_tibet/part_1.html)

جس سے بدهمت کے پیر و کار بھی فکری طور پر خاصے متاثر ہوئے۔ ہندوستان کے بادشاہ مہر کل (Mihirakula r.515-530) کو بدهمت کی تاریخ میں ایک جا بر حکم راں کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے، جس نے یہاں بدهمت کی بخش کنی کے لیے کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اس نے پُر امن بودھوں پر مظالم کیے، غانقا ہوں کو جلا کر باد کر دیا اور کئی بھکشوؤں کا قتل بھی کیا، لیکن ان مظالم کے باوجود بدهمت کو یہاں سے تکمیل طور پر نہیں نکالا جاسکا۔ ہندوستان میں بدهمت کے انخلا کا اہم سبب ہندو مت بننا۔ نویں صدی عیسوی میں ہندو بہمنوں کی جانب سے ہندو مت میں کئی اصلاحات کی گئیں، رزمیہ داستانوں کے اہم کرداروں کی پرستش اس دور میں عام ہونے لگی۔ اوتار کے عقیدے کی وجہ سے گوتم بده کو پہلے ہی ہندوؤں کے ایک اوتار کی حیثیت دے دی گئی تھی۔ اس دور کے اہم ہندو عالم شنکر اچاریہ (788-820CE) نے ہندو مت کی تدوین نو کی اور کئی بھوؤں سے مناظرے کیے۔ انھوں نے بہمن ازم کو پھیلانے کے لیے مبلغین بھی تیار کیے، جنھوں نے ایک طویل جدوجہد کے بعد بدهمت کو ہندوستان سے نکال دیا۔ اس طویل عرصے میں اگرچہ ہندو مت اور بدهمت ایک دوسرے کے مقابل رہے، لیکن دونوں مذاہب پر ایک دوسرے کے گھرے اثرات مرتب ہوئے، حتیٰ کہ بدهمت خود ہندو مت میں ضم ہو گیا۔ نیز وقت کے ساتھ ساتھ بدهمت کو بادشاہوں کی سر پرستی ملنی بھی ختم ہو گئی۔ بہت سے پیر و کار بھرت کر کے سرحدی علاقوں میں بس گئے اور بہت سے لوگ عام ہندو آبادی میں جذب ہو گئے۔ دوسری طرف اسلام کی آمد کے بعد باقی ماندہ بھوؤں نے بالعموم مسلمانوں کا ساتھ دیا اور ان میں سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔

## قرونِ وسطیٰ میں بدهمت

بدهمت بر صیریر سے نکل کر موجودہ افغانستان، مشرقی ایران، ازبکستان، ترکی اور تاجکستان کے علاقوں تک پھیل چکا تھا اور مقامی روایات کے ساتھ زندہ تھا۔ ظہورِ اسلام کے بعد چھٹی صدی عیسوی میں بدهمت کے یہ سمجھی علاقے امویہ سلطنت (661-750) اور اس کے بعد عباسی سلطنت (750-1258) کے زیر انتظام رہے۔ مسلم خلفاء نے بدهمت کے پیر و کاروں

کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری آزادی بخشی اور بحیثیت مجموعی یہ دور بدھمت کے پیروکاروں کے لیے اچھا رہا۔ اس زمانے میں مسلمانوں اور بدھ پیروکاروں کا اہم رابطہ تاریخ میں خلیفہ المہدی (785-778ء) اور اس کے بعد کے خلفاء سے ملتا ہے، جب انہوں نے بلخ اور دیگر علاقوں کی خانقاہوں سے بدھمت کے علماء کو بغداد میں واقع مشہور اکیڈمی بیت الحکمت، آنے کی دعوت دی۔ ان علماء نے طب اور فلکیات کی کئی اہم کتابوں کا سنسکرت سے عربی میں ترجمہ کرنے میں معاونت کی۔ ان میں سے کئی کتابوں کا ذکر مشہور مسلم ماہر کتابیات ابن الندریم، نے اپنی کتاب الفہرست، میں کیا ہے۔ اسی زمانے میں مسلمانوں کی شان و شوکت اور اسلام کی سادہ تعلیمات کی بدولت بھروسہ آبادی کے ایک بڑے حصے نے اپنے آبائی مذہب کو خیر آباد کہتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔

1000 سے 1500CE تک کا دور جنوب مشرقی ایشیا میں بدھمت کے فروغ کا دور تھا۔ 1000 میں برمنی قوم کے بانی انورہتا منسو (Anawrahta 1015-1078) نے تھیر واڈ مکتب فکر کو اپنے زیر اثر علاقوں میں خوب تقویت دی، جس کے نتیجے میں سری لکا اور موجودہ برما میں یہ مکتب فلک مستحکم ہو گیا۔ اس خطے میں سب سے بڑی سلطنت خمیر (802-1431CE) تھی۔ اس کے ابتدائی دو بادشاہ ہندو مت سے تعلق رکھتے تھے، البتہ ان کے بعد دیگر بھی بادشاہ بدھمت کے پیروکار رہے۔ خمیر سلطنت کے بادشاہوں نے کئی بدھ ستون اور خانقاہیں تعمیر کروائیں اور بدھمت کے فروغ کے لیے جدوجہد کیں۔ ان میں بدھمت کے دونوں ہی مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے بادشاہ گزرے ہیں، جنہوں نے اپنے اپنے مکاتب فکر کی ترویج کے لیے کام کیا، تاہم یہاں کی اکثریت نے تھیر واڈ بدھمت کو بخوبی اپنایا۔ اس کے بعد سکھو تھائی سلطنت (1238-1583CE) نے تھیر واڈ بدھمت کو اپنایا اور اس کی ترویج و اشاعت کی۔ حتیٰ کہ تیرہویں صدی میں تھیر واڈ بدھمت کو تھائی لینڈ کا قومی مذہب قرار دے دیا گیا۔ اس مذہبی گھاؤ گھنی میں بدھمت کے ہاں کئی فرقے بھی پیدا ہو رہے تھے، بالخصوص جاپان میں بے شمار فرقوں کا ظہور ہوا، لیکن پندرہویں صدی کے بعد بدھمت بہترین رزوں پر ہوتا گیا۔

جنوب مشرقی ایشیا کے علاوہ دیگر خطوں میں اس وقت مغلوں حکومت تھی۔ تیرہویں

صدی میں چنگیز خان (1206-1227) کے بعد اکثر منگول حاکموں نے تبی بدھمت کو قبول کیا، جس کی وجہ سے تبت میں بدھمت کی بڑیں مزید گھری ہو گئیں۔ چنگیز خان کے علاوہ اکثر منگول حکمرانوں کے مسلمانوں سے تعلقات ابھی نہ تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کے کئی علاقے فتح کر کے انھیں اپنے ماخت کر لیا اور مسلمانوں کے خلاف قوانین نافذ کیے، جب کہ دوسری طرف عیسائیوں سے قریبی تعلقات قائم رکھے، البتہ ساتواں منگول بادشاہ غزن خان تخت نشین ہونے کے پچھے حصے بعد ہی اسلام لے آیا۔

تبت میں بدھمت اکثریت کا مذہب بن چکا تھا اور اس مذہب پر علمی کام شروع ہو چکا تھا۔ پندرہویں صدی میں ہی تبت میں گیلوگ فرقہ مستحکم انداز میں ابھرا اور Je Tsongkhapa (1357-1419) اس فرقے کے پہلے دلائی لامہ تسیلم کیے گئے۔ جس کے بعد دلائی لامہ کے نام سے ایک روحانی سلسلہ جاری ہوا، جو آج تک جاری ہے۔ سترہویں صدی میں تبی بدھمت کی اہم کتاب گنگ یرنی مرتب کی گئی۔

## بدھمت کا زوال

تبت میں بدھمت کے استھنام کے وقت ہی جاپان، انڈونیشیا اور ملیشیا میں بدھمت کے زوال کا دور شروع ہو گیا۔ انڈونیشیا اور ملیشیا میں اسلام ہندوستانی اور عرب مسلمان تاجریوں کے ذریعے پھیل چکا تھا، تاہم بعد میں یہاں کی کثیر آبادی نے بدھمت چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا۔ اسی طرح چین میں، جس نے ماضی میں بدھمت کو زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا تھا، آٹھویں صدی کے بعد سے ہی اس مذہب کا تزلیل کی طرف سفر شروع ہو گیا۔ یہاں کا بادشاہ ڈوتسنگ (846-814) تاؤ ازم سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے بودھوں پر مظالم ڈھانے اور ان کی خانقاہیں تباہ کر دیں۔ اس کے بعد اگرچہ چین کو منگول کے بدھ حکمران نصیب ہوئے، جن کے دور میں بدھمت کی کئی مذہبی کتابوں کا چینی زبان میں ترجمہ ہوا، لیکن گیارہویں صدی میں کنفیو شس ازم اور شنطوازم کے احیا کی تحریک شروع ہوئی تو ایل چین اور جاپان کی اکثریت دوبارہ اپنے آبائی مذہب کی طرف لوٹ گئی۔ جاپان میں اب بھی ایک بڑی تعداد بدھمت

کے پیروکاروں کی تھی لیکن 1868CE میں شنتوازم کو جاپان کا قومی مذہب قرار دے دیا گیا۔ باقی اس دور میں چین میں بدهمت کی جو ایک حیثیت قائم تھی وہ انیسویں صدی میں کیونزم انقلاب کی نذر ہو گئی، عوام نے سیکولرازم کو قبول کیا اور بدهمت یہاں زوال پذیر ہو گیا۔

### دورِ جدید میں بدهمت مذہب

انیسویں صدی تک بدهمت تبت اور جنوب مشرقی ایشیائی علاقوں کے علاوہ اپنے دیگر تمام اہم مراکز میں بذریعہ زوال پذیر ہو رہا تھا۔ چین اور جاپان میں اب بدهمت کا ذرختم ہو چکا ہے۔ اس وقت بدهمت کے اہم مراکز تبت، تھائی لینڈ، برما، لداخ، کمبودیا، سری لنکا، سنگاپور اور اس خط کے کچھ دیگر ممالک ہیں۔ دورِ جدید میں بدهمت مذہب مغرب اور کئی ایسے ممالک میں پھیل رہا ہے جہاں کی قیم مذہبی روایت اس سے مختلف ہیں۔ مغرب میں الحاد کے فروع کے ساتھ ہی وہاں کے لوگوں کو بدهمت میں دل چسپی ہوتی اور وہاں تبتی بدهمت کی اشاعت ہوتی۔ بدهمت میں مخدیں اور مغربی باشندوں کی دل چسپی کا سبب غالباً بدهمت کا اخلاقی نظام اور خدا کا غیر واضح تصور ہے۔ اہل مغرب بدهمت کی طرف راغب ہوئے تو انہوں نے بدهمت کی مذہبی کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ کیا اور انیسویں صدی تک سمجھی اہم کتب انگریزی میں منتقل کر لی گئیں۔ مغرب میں بدهمت کی اشاعت کے لیے کئی سوسائٹیز کا قیام عمل میں آیا۔ ان کوششوں میں موجودہ دلائی لامہ (روحانی عالم) کی کوششیں انتہائی اہم ہیں۔ انہوں نے کئی مغربی ممالک کے دورے کیے اور بدهمت کا درس دیا۔

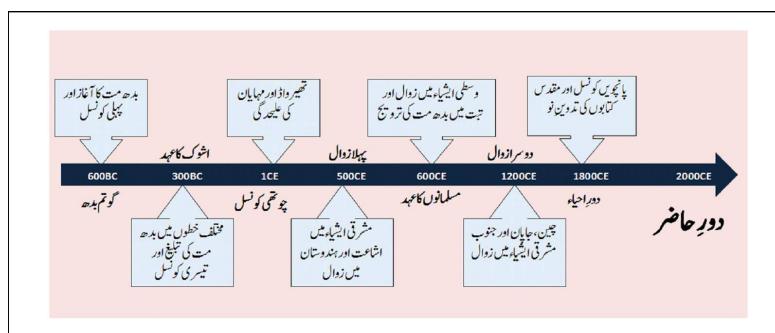
برما میں 1871CE پانچویں بده کو نسل تھیر واڈ کے زیر اہتمام منعقد ہوتی۔ بدهمت کے احیا کے علاوہ اس کو نسل کا اہم مقصد پالی مذہبی صحیفوں پر نظر ثانی کر کے اسے ازسرنومرتب کرنا تھا۔ یہ کو نسل صرف برما بھکشوؤں کی سر پرستی میں ہوتی تھی اور دیگر ممالک کی اس میں کوئی ترجمانی نہ تھی۔ لہذا 1954CE میں دوبارہ ایک بڑی کو نسل بلا تیگی، جس میں اٹھارہ سے زائد ممالک کے 2500 علماء نے شرکت کی، جس میں کئی پالی صحائف کو ازسرنومرتب کیا گیا۔ دوسری جانب 1960CE میں تبت میں بھی تبتی بدهمت کے مذہبی صحائف کو مرتب کیا گیا اور ان کا ترجمہ کیا گیا۔ دورِ جدید کو ہم بدهمت کے احیا کا دور کہہ سکتے ہیں۔ سری لنکا،

برما، برطانیہ، امریکہ، تبت اور کئی ممالک میں بے شمار مذہبی ادارے قائم کیے جا رہے ہیں، جہاں نئی نسل کو بدھ مت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان اداروں کے طلبہ مغرب میں بدھ مبلغین کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں نجی ذات کے لوگوں کو بدھ مت کی طرف راغب کرنے کے لیے باقاعدہ تبلیغی ادارے بنائے گئے ہیں، جن کی کوششیں کامیاب رہی ہیں۔ اسی طرح جرمی اور بقیہ یورپ میں بدھ مت ابھرتا ہوا مذہب بن چکا ہے۔ اگرچہ موجودہ دور میں بدھ مت کو عیسائیت اور اسلام جیسے بڑے مذہب کا سامنا ہے، لیکن تمام مشکلات کے باوجود بدھ مت آج ایک زندہ مذہب ہے اور اسے دنیا کے چوتھے بڑے مذہب کی حیثیت حاصل ہے۔

### بدھ مت اور انتہا پسندی

اس بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ گتم بدھ کی تعلیمات حدود رجہ امن و سلامتی اور عدم تشدد پر مبنی ہیں، مگر ماضی سے لے کر آج تک بدھ مت کے کئی پیر و کار مذہبی انتہا پسندی میں ملوث ہوتے رہے ہیں اور انتہا پسندی اور تشدد پسندی بدھ مت کا بھی اہم مسئلہ ہے۔ تھاہی لینڈ، سری لنکا اور خاص طور پر برما میں قوم پرست بودھوں کی جانب سے مسلمانوں کا قتل عام اب معمول کا قصہ بن چکا ہے۔ برما میں بڑھتے ہوئے قبول اسلام کا روحانی کئی انتہا پسندوں کے لیے پریشان کن صورتِ حال پیدا کیے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کے خلاف برما میں باقاعدہ ایٹی اسلامک تحریک، بنام ۹۶۹، مشہور بھکشو آشین ویراتھونے چلائی، جس میں بلا مبالغہ ہزاروں مسلم بچ، خواتین، بوڑھے اور مردوں کو قتل کیا گیا۔

بدھ مت کی تاریخ کو اس خاکہ کی شکل میں بیان کیا جاستا ہے۔



## مذہبی کتب

### تری پٹک

بدھ مت کی وہ کتابیں، جن پر اس مذہب کی بنیاد میں استوار ہیں انھیں تری پٹک (تین ٹوکریاں) کہا جاتا ہے۔ انھیں پالی زبان میں تی پٹک بھی کہتے ہیں۔ پساری کتابیں قبل مسح کی عوامی زبان پالی میں ہیں۔ تاہم مختلف فرقوں کے ہاں ان صحائف میں کمی بیشی پائی جاتی ہے۔  
 ۱۔ پہلی پٹک (ٹوکری) کا نام وینائے پٹک یعنی بدایات کی ٹوکری ہے۔ یہ پٹک تین ضخیم کتابوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تالیف 250BC-360 کے دور کی بتائی جاتی ہے۔ اگرچہ عوام اسے بدھ کی تعلیمات مانتے ہیں، لیکن بعض علماء کے مطابق یہ گوتم بدھ کے ایک شاگرد اپالی کے خطبات کا مجموعہ ہے، کیوں کہ اس مجلس میں انھوں نے یہ سنائی تھی۔ اس حصے میں وہ اصول و ضوابط ہیں جو گوتم بدھ نے پروہتوں کے لیے مقرر کیے تھے۔

۲۔ دوسری ٹوکری سنتا پٹک (پالی زبان میں) کہلاتی ہے، جس میں بدھ مت کے عام پیر و کاروں کے لیے زندگی گزارنے کے اصول ہیں۔ یہ پٹک بھی کئی ذیلی کتابوں پر مشتمل ہے۔ یہ پٹک مجلس میں گوتم کے مشہور شاگرد انند نے حاضرین کو سنائی۔ گوتم بدھ کے حالاتِ زندگی پر بھی یہ کتاب روشنی ڈالتی ہے۔

۳۔ تیسرا ٹوکری کا نام ابھیدھما پٹک ہے، جس میں نصف درجن سے زائد کتابیں شامل ہیں۔ اس پٹک میں ہمیں بدھ مت کے فلسفة، اخلاق اور ما بعد اطیعیات پر مبنی تعلیمات ملتی ہیں۔

تری پٹک اپنی اصل زبان پالی میں کامل طور پر پہلی مرتبہ 1893 میں تھائی لینڈ میں شائع ہوئی۔ اس سے پہلے چینی، تبتی، جاپانی، کورین اور دیگر مقامی زبانوں میں شائع ہوتی رہی تھی۔

### دھمما پادا (Dhammapada)

بدهمت میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب 'دھمما پادا'، اگرچہ کھدا نکایا، کا ایک حصہ ہے، لیکن چون کہ یہ کتاب کامل طور پر گوتم بدهم سے منسوب اقوال پر مشتمل ہے، اس لیے اس کی اہمیت بدهمت کی دیگر کتابوں کی نسبت زیادہ ہے اور اسی اہمیت کے پیش نظر سے علیحدہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب تقریباً تیسری صدی قبل مسیح میں مرتب کی گئی۔ اس کا اردو، ہندی، انگریزی، جرمن، چینی، تھائی، تامل بنگالی اور کئی اہم زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔

---

## تعلیمات و عقائد

اجمالي طور پر ہندو مت اور بدھ مت کے عقائد میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ ہندو مت کی طرح بدھ مت میں بھی متعدد دیوتا اور تنائخ اور کرم کا تصور موجود ہے۔ اشوک کے کتابات میں ہمیں قیامت کا ذکر بھی ملتا ہے، لیکن پالی صحائف میں اس کے بارے میں کوئی واضح بات نہیں ہے۔ البتہ اس مذہب کی تعلیمات کا بنیادی محور یہ سب عقائد نہیں ہیں، بلکہ اس کا بیشتر حصہ روحانی اور اخلاقی مباحث پر مشتمل ہے۔

گوتم بدھ کی تعلیمات میں راہبانہ طرزِ فکر، اپنے نفس کی قربانی، ترک دنیا اور ریاضت و مراقبہ کی تعلیم نے لوگوں کے دلوں کو سمخ کیا ہے۔ اس میں ہمیں خدا، حیات بعد الموت اور آسمانی کتابوں کا تصور ضرور ملتا ہے، لیکن اس کی حیثیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ دراصل بدھ مت اُس دور میں ایک بہترین اخلاقی نظام کی حیثیت سے پیش کیا گیا تھا، جس میں مذہبی عقائد کا زیادہ حصہ نہیں تھا۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے بدھ مت میں ہندو مت اور مقامی مذاہب کے بیشتر تصورات دیوتا، تنائخ، کرم وغیرہ شامل ہوئے۔ مراقبہ، ریاضت، غور و فکر، اخلاقی قوانین کی پیروی ہی وہ چیزیں ہیں جو گوتم بدھ کے مذہب میں اہمیت کی حامل ہے۔ لہذا عقائد کے ضمن میں ہم انہی تعلیمات کا جائزہ لیں گے۔

### تصویرِ خدا

بدھ مت میں خدا کا کوئی واضح تصور موجود نہیں ہے۔ عام طور پر مذہبی ماہرین اس مذہب کو خدا کا منکر قرار دیتے ہیں۔ بعض مقامات پر ہمیں گوتم بدھ سے منسوب ایسے بیانات ملتے ہیں جن میں انہوں نے دیوتاؤں اور خدا کے متعلق کچھ منفی رائیں دی ہیں، لیکن ان کے

سیاق و سبق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندو دھرم میں راجح تصورِ خدا کے متعلق ان کی تنقید ہے۔ ایک مذہبی رہبر کے متعلق یقین کرنا مشکل ہے کہ انہوں نے اپنی تمام زندگی میں خدا کے متعلق مکمل طور پر خاموشی رکھی ہو، لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہمیں پالی صحائف میں گوتم بده کا خدا کے متعلق کوئی واضح بیان نہیں ملتا، محض اجمالی طور پر ملتا ہے۔ تاہم اشوك کے کتبات میں ہمیں خدا، روح، فرشتے اور قیامت وغیرہ کا ذکر زیادہ واضح نظر آتا ہے۔ مہایان فرقے میں گوتم بده کو کم و بیش خدا کی ہی حیثیت حاصل ہے۔ انہوں نے بده کے ساتھ دوسرے دیوتاؤں کی پرستش بھی لازم قرار دی۔ اس کے بر عکس تھیر و اڑ فرقے نے ہستی باری تعالیٰ کے وجود کو باطل قرار دیا۔ انہوں نے گوتم بده کو اچار یمنش یعنی ایک غیر معمولی صفات کا حامل انسان مانا۔

### اخلاقی اور فلسفیائی تعلیمات

اخلاقی اور فلسفیائی تعلیمات میں گوتم بده کا مذہب دوسرے مذاہب سے منفرد ہے۔ اس کے مطابق انسان کے لیے نجات کی راہ صرف اخلاقی اصولوں کی پیروی اور فلسفیائی طرزِ عمل ہے۔

#### ۱۔ چار سچائیاں

چار بنیادی سچائیاں بدهمت کی بنیادی تعلیمات کی حیثیت رکھتی ہے، جن کی تفصیل یہ ہے:  
 زندگی کی سب سے اہم حقیقت دکھ ہے۔ ہمیں زندگی میں بیماری، پریشانی، بڑھاپا اور کئی قسم کے دکھ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ \*  
 زندگی میں جو کچھ بھی پریشانی، غم وغیرہ آتے ہیں ان کی ایک اہم وجہ انسان کی خواہش اور آرزو ہے۔ \*

اگر دنیا میں کوئی دکھ، مصائب اور پریشانی ہے تو اس کا سبب یقیناً خواہش اور آرزو ہے، جسے ختم کر کے ہی دکھوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ \*

آخری سچائی یہ ہے کہ دکھوں سے نجات کے لیے خواہش نفس کو ختم کرنا اور خواہش نفس کو ختم کرنے کے لیے آٹھ پہلوؤں پر مشتمل راستہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ (۱)

ان آٹھ پہلوؤں کی تفصیل یہ ہے:

**صحیح نقطہ نظر :** اس سے مراد انسانی زندگی کے متعلق گوئم بدھ کے نقطہ نظر کو مانا  
ہے۔ دوسرے مذاہب کے عقائد اور نجات کے طریقے اس ضمن میں صحیح نقطہ نظر  
نہیں مانے جاسکتے۔ \*

**صحیح نیت اور خیالات :** اس سے مراد انسانیت سے متعلق وہ خیالات ہیں جو  
نفرت، غصہ، خواہش، تشدد، خود غرضی سے پاک ہوں اور جس میں انسانی ہم دروی،  
محبت اور ایثار شامل ہو۔ اس سلسلے میں بدھمت میں مسیتا یعنی رحم اور محبت، کرن یعنی  
ہمدردی اور اہنسا یعنی عدم تشدد کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ \*

**صحیح گفتگو :** اس اصول کے مطابق خود کو ایسی گفتگو سے بچائے رکھنا ہے جس میں کسی  
بھی قسم کا شر ہو۔ جھوٹ، فضول گوئی، غیبت، چغل خوری اور تجھش گوئی اخلاقی اصولوں  
کے خلاف ہے۔ اس کے بجائے راست گوئی، خوش اخلاقی، نرم گفتاری اور صدق بیان  
وہ اصول ہیں جو صحیح گفتگو میں شامل ہے۔ \*

**صحیح عمل :** اس اصول کے تحت ان پانچ چیزوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے:  
جھوٹ، کسی عاجان دار کا قتل، جنسی بے راہ روی، چوری اور نشہ اور چیزوں کا استعمال۔ \*

**کسب حلال :** اس سے مراد حلال روزی کھانا ہے۔ ظلم، دھوکہ، فریب، چوری اور  
کسی کی حق تلفی سے ملنے والا رزق اس اصول کی خلاف ورزی ہے۔ اس ضمن میں

پالی صحائف کے مطابق گوئم بدھ نے خود پانچ پیشوں کو منوع قرار دے دیا تھا:  
(الف) اسلحہ کی خرید و فروخت سے متعلق پیشے۔ (ب) جانوروں کی جان لینے اور

ان کے گوشت یا کھال وغیرہ سے متعلق پیشے۔ (ج) نشہ اور چیزوں کا کاروبار۔  
(د) غلاموں کی خرید و فروخت۔ (ه) زہر کی خرید و فروخت۔ بہاں یہ واضح رہنا

چاہیے کہ یہ پانچ پیشوں بدھمت کے دنیاوی طبقے کے لیے منع ہے جب کہ بھکشوؤں  
کے لیے کسی بھی قسم کا کاروبار یا روزی کمانے کا طریقہ منوع ہے۔ وہ صرف بھیک  
ماںگ کر ہی گزار کر سکتے ہیں۔ \*

**صحیح کوشش:** اس سے مراد اپنے ذہن میں بدھمت کے پسندیدہ جذبات و

خیالات پیدا کرنے اور بڑے خیالات کو باہر نکالنے کی جدوجہد کرنا ہے۔ جب تک انسان میں براہی کے خیالات نہیں جاتے اس وقت تک یہ کوشش جاری رکھنی چاہیے۔

**صحیح فکر:** اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کے متعلق کسی بھی لاپرواہی سے

بچتے ہوئے ہر وقت اپنے خیالات، جذبات، اعمال، گفتگو وغیرہ پر متوجہ رہے۔ کوئی بھی عمل یا گفتگو بے سوچ سمجھنے نہ کرے۔ ہر وقت جس کام میں بھی مشغول ہو اس کے

متعلق مذکورہ بالا اصولوں کو مدنظر رکھے۔ (۱)

**مراقبہ:** یہ بدھمت کی سب سے اہم عبادت ہے، جس کے بغیر نروان (نجات)

حاصل کرنا کسی بھی صورت ممکن نہیں ہے۔

ہشت پہلو میں جو اصول بتائے گئے ہیں ان کی حیثیت دراصل معاون اسباب کی

ہے اور ان سب کا مقصد یہی ہے کہ انسان مراقبہ کرتے ہوئے نروان حاصل کر لے۔ اس کا

تفصیلی ذکر ہم عبادت کے ذیل میں کریں گے۔

## ۲—بدھی ستوا

یہ عقیدہ بدھمت کے مہایاں فرقہ کا ہے۔ اس کے مطابق گزرے ہوئے بدھاؤں

کے جانشین مخلوق کی رہنمائی کے لیے کوشش رہتے ہیں۔ یہ اپنے مراقبے کے ذریعے نروان

حاصل کرنے کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں، لیکن مخلوق سے ہم دردی اور ان کی رہبری کے لیے وہ

یہ عہد کرتے ہیں کہ جب تک ساری مخلوق نروان حاصل نہ کر لے اس وقت تک خود بھی نروان

حاصل کر کے بدھ نہیں بنیں گے۔ یہ ہستیاں مہایاں بدھمت کے ہاں بُدھی ستوا کے نام سے

جانی جاتی ہیں اور سمجھا جاتا ہے کہ انھیں کائنات میں بہت سے تصرفات حاصل ہیں۔ مہایاں کے

ہاں ان بُدھی ستواوں کی پرستش بھی کی جاتی ہے، ان کے مجسمے بنائے جاتے ہیں اور ان سے

عقیدت کا اظہار کیا جاتا ہے، کیوں کہ ان کے عقیدے کے مطابق یہ ان کی نجات کے لیے قربانی دیتے ہیں۔

### ۳۔ کرما

لفظی معنی کام یا عمل کے ہیں۔ اس عقیدے کے مطابق ہر جاندار کی زندگی پر اس کے اپنے اعمال اثر انداز ہوتے ہیں، خصوصاً کھڑا اور پریشانی کا سبب ہمیشہ انسان کے اپنے ہی برے اعمال ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس عقیدے کے مطابق ضروری ہے کہ انسان پہلے اچھے کرم اور دکھ سے نجات پائے، کیوں کہ موجودہ دنیا کے دائرہ تکلیف میں رہتے ہوئے نجات (نروان) حاصل کرنا ناممکن ہے۔

### ۴۔ بدھی

اس عقیدے کے مطابق گوتਮ بدھ، بدهمت کے پہلے بدھ ضرور تھے، لیکن ان کے بعد بھی کئی لوگ نروان حاصل کر کے بدھ کا مقام حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ اس مذہب کے پیر و کارنہ صرف گوتم بدھ بلکہ اور بدھوں کے طریقے کی بھی پیروی اور ان کی پرستش کرتے ہیں۔

### راہِ نجات

بدهمت میں انسان کی زندگی کا مقصد نروان کا حصول ہے۔ جس تذبذب اور روحانی بے چینی سے گوتم بدھ گزر رہے تھے اس سے گوتم بدھ کو نجات نروان پا کر ہی ملی۔ بدهمت کے مذہبی صحائف کے مطابق نروان ایک ایسی حقیقت ہے جو انسان کی عقل سے ماوراء ہے اسی لیے اسے بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ تاہم بدھ بھکشو، (علماء) اس بارے میں جو تفصیل بتاتے ہیں وہ یوں ہے:

نروان، جسے پالی زبان میں نجحان کہتے ہیں، کے معنی ختم ہونے کے ہیں۔ بدھ اصطلاح میں اس سے مراد ہندو مت کی یہ طرح سمارہ یعنی بار بار جنم لینے کے چکر کو ختم کرنا یعنی اس سے نجات حاصل کرنا ہے۔ عام طور سے اس سے مراد نجات لیا جاتا ہے۔ جو شخص نروان حاصل کر لیتا ہے

اُسے ارہت کہتے ہیں اور ارہت مختلف مراحل سے گزر کر نروان کے بعد جس اعلیٰ ترین مقام پر پہنچتا ہے، اسے بدھی کہتے ہیں۔ عام طور پر یہ لفظ نروان کے متراوف کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات کے مطابق نروان ہی کے ذریعے انسان تمام مصائب سے نجات پا کر ابدی مسرت حاصل کر سکتا ہے۔ چون کہ نروان کی حقیقت کے بارے میں یہ بات مسلم سمجھی جاتی ہے کہ انسان کا ذہن اس کا ادراک نہیں کر سکتا، لہذا یہ بتانے کے بجائے کہ نروان کیا ہے؟ اس کی منضاد صورت کو واضح کیا جاتا ہے کہ نروان میں کیا کیا نہیں ہے؟ ایک جگہ نروان کی حقیقت گوئم بدھ نے یوں بیان کی ہے:

”بھکشوؤا یہ ایک ایسی کیفیت ہے جہاں نہ تو خاک ہے نہ پانی ہے، نہ آگ ہے نہ ہوا ہے، نہ لامکانیت ہے نہ شعور کی لامحدودیت، وہاں نہ عدم شعور ہے اور نہ یہ غیر عدم شعور، وہ مقام نہ تو یہ دنیا ہے اور نہ یہ دوسرا دنیا، وہاں نہ سورج ہے نہ چاند، اور وہاں بھکشوؤں! وہاں نہ آنا ہے نہ جانے (کا تصور)، نہ ٹھہر نے کا اور نہ گزر نے (کا تصور) نہ وہاں پیدا ہونا ہے۔ (وہ مقام) بغیر کسی سہارے، بغیر کسی حرکت یا بنیاد کے ہے، بے شک یہی دھنوں کا خاتمہ نروان ہے۔“

---

## نظام عبادات

عام طور پر بدھمت میں وہی عبادات اور مذہبی رسوم ادا کی جاتی ہیں جو ہندومت میں ہیں، یعنی پوجا، دیوی دیوتاؤں کی حمد و شناو غیرہ۔ تاہم بعض فرقے اس سے مستثنی ہیں، جو خدا یا دیوی دیوتاؤں پر تقین نہیں رکھتے۔ بدھمت میں بنیادی طور پر جس عبادت کو سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے وہ مراقبہ (Meditation) ہے۔

مراقبے میں کوئی انسان ماحول اور دنیاوی حیات سے ماواہ ہو کر غور و فکر کی انتہائی گہری حالت میں غرق ہو جاتا ہے اور سکون و فہم حاصل کرتا ہے۔ عام الفاظ میں اس سے مراد آنکھیں بند کر کے، دماغ کو تمام دنیاوی نیکیات سے پاک رکھتے ہوئے اپنا دھیان کسی ایک نقطے پر مرکوز کرنا ہے۔ بدھمت میں کئی قسم کے مراقبوں کا ذکر ہمیں کتابوں میں ملتا ہے۔

---

## نظامِ معاشرت

روايات کے مطابق گوتم بدھ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے پیر و کاروں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا: ایک دنیادار اور دوسرا ہبھوں کا طبقہ۔ گوتم بدھ نے معاشرے کے ان دونوں طبقات کے لیے علیحدہ علیحدہ طرز عمل کی تعلیم دی۔

### راہب یا بھکشو

اس گروہ میں شامل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ شخص کسی متعددی مرض میں بنتلا نہ ہو، کسی کاغلام یا مقرر مرض نہ ہو، اپنی زندگی وقف کرنے کے متعلق والدین سے اجازت لی ہو۔ اس کے علاوہ اس طبقے میں شامل ہونے کے لیے سائل کو سر منڈوانا پڑتا ہے اور نارنجی رنگ کے کپڑے پہن کر گوشہ نشینی اختیار کرنی ہوتی ہے۔ بھکشو بننے کے بعد اس شخص کے لیے سوائے بھیک مانگنے کے، روزی کے تمام دروازے بند ہوتے ہیں۔

اس بھیک کے بھی کچھ اصول و ضوابط ہیں۔ ایک بھکشو کسی سے زبردستی بھیک وصول نہیں کر سکتا۔ وہ صرف لوگوں کے گھر کے دروازے پر جا کر کھڑا ہو جاتا ہے، گھر والے جھوٹی میں کچھ ڈال دیں تو لے لیتا ہے، ورنہ آگے چلا جاتا ہے۔ جب کھانے کی اتنی مقدار مل جائے جو اس کے زندہ رہنے کے لیے کافی ہو، تو پھر وہ اپنی قیام گاہ کو واپس لوٹ جاتا ہے۔ ایک بھکشو کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی تمام زندگی صبح صادق کو اٹھ کر خانقاہ میں جھاڑو دے اور پھر کچھ وقت کے لیے طہارتِ قلب کے حصول کے خاطر ذکر میں مصروف ہو جائے۔ اس کی زندگی میں کسی قسم

کے عیش و آرام یا سہولت پسندی کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس کا مقصد حیات صرف علم حاصل کرنا، اسے پھیلانا اور نزوان پانا ہوتا ہے۔

### دنیادار

ان لوگوں کو بھکشوؤں کے برعکس دنیاوی کاموں میں مشغول رہنے کی اجازت ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے لیے اوپر بیان کردہ اصولوں کو لخواز کھناضری ہے۔ تاہم ضروری ہے کہ وہ اپنے رزق میں سے روزانہ بھکشوؤں کے لیے کچھ حصہ نکال لیں۔ یہ لوگ بھی جب چاہیں، بھکشوؤں میں شامل ہو سکتے ہیں۔

---

## فرقے

دیگر مذاہب کی طرح بدھ مت بھی اپنی ابتداء سے ہی تفرقہ کا شکار ہوا۔ گوتم بدھ کی وفات سے کچھ عرصہ بعد ہی ان کے پیروکاروں میں مختلف نوع کے اختلافات ابھر گئے تھے، جن کے حل کے لیے کئی بار مجلس منعقد کی گئیں، لیکن ان سمجھی مجلس میں کسی نہ کسی فرقہ کو بدھ مت سے خارج قرار دیا گیا۔ بدھ مت کے ابتدائی دور میں کئی فرقوں کا ظہور ہوا اور وہ خود ہی ختم یا کسی دوسرے فرقے میں ختم ہو گئے۔ اس کے علاوہ جس علاقے میں بھی بدھ مت گیا وہاں اس کی ایک الگ صورت بن گئی، جو بعد میں ایک فرقے کی حیثیت اختیار کر گئی۔ نیز فاسفینہ فکر کے مختلف انداز نے بھی بدھ مت میں کئی فرقے پیدا کیے۔ یہاں ہم بنیادی تقسیم کے اعتبار سے دو فرقوں کا ذکر کر رہے ہیں، لیکن واضح رہنا چاہیے کہ ان دونوں فرقوں کے تحت بے شمار فرقے اور بھی آجاتے ہیں۔

### ۱۔ تھیر واڑ

تھیر واڑ کے معنی بزرگوں کی تعلیم ہے۔ یہ فرقہ قدامت پسند خیال کیا جاتا ہے۔ اس فرقے کے مطابق زندگی کا مقصد نروان حاصل کرنا ہے۔ یہ لوگ بدھی ستوا پر یقین نہیں رکھتے، ان کے نزدیک ہر ایک کو ذاتی طور پر خود نروان حاصل کرنے کے لیے مراقبہ کرنا چاہیے۔ اس فرقے کے پیروکار سری لنکا، تھائی لینڈ، لاوس، برما اور کمبوج یا میں کثرت سے ہیں۔

### ۲۔ مہایان

یہ جدت پسندوں کا فرقہ ہے۔ اس مذہب میں بدھی ستوا کا عقیدہ راجح ہے۔ اس کے پیروکار زیادہ تر تبت، منگولیا، کوریا، جاپان، ویتنام اور چین میں ہیں۔ یہ فرقہ ہر علاقے میں اپنی

اپنی روایات کے مطابق مختلف ہے۔ ہر علاقے میں مہایان کا ایک الگ مکتب فکر ہے۔ تاہم بنیادی طور پر یہ قسم مشرقی ایشیائی مہایان اور تبتی مہایان پر کی جاتی ہے۔ جاپان میں بدھمت کی صورت میں بھی مہایان کا ہی ایک مکتب فکر ہے۔ اسی طرح تبت میں لامای اور تانترک بدھمت بھی اسی کی شاخ مانی جاتی ہے۔

تانترک بدھمت میں جادو ٹونے، کرشموں اور اس نوعیت کی چیزوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور یہ زیادہ ترتیب کے علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔

نیپال کے بدھمت کے پیر و کار آدی بدھا ازلی معبود (Adi Buddha) کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ اسے سوایکونا تھے، یعنی وہ واجب الوجود ہستی جو دنیا کی محافظت ہو، کہتے ہیں۔ اس کا مندر آج بھی کھنڈھمنڈ و میں موجود ہے۔

## مہایان اور تھیرواڑ میں فرق

مہایان اور تھیرواڑ بدھمت میں بہت سے اختلافات موجود ہیں، جن میں اہم اختلافات

یہ ہیں:

بدھ صرف شاکیہ میں بدھ اور چند دیگر بدھ کو مانتے ہیں۔ یہ بہت سے ایسی شخصیات کو بھی مانتے ہیں جنھیں مہایان نہیں مانتے۔

بدھی ستوا صرف میتر یا بدھ کو مانتے ہیں۔ میتر یا کے علاوہ سماں تھا برا اور دیگر بدھی استوا کو بھی مانتے ہیں۔

صرف پالی زبان میں مذہبی کتابیں ہیں۔ پالی کے علاوہ تبتی، جاپانی، چینی اور سنسکرت زبان میں بھی مذہبی لٹریچر موجود ہے۔

صرف گوتم بدھ کی پرستش کرتے ہیں۔ گوتم بدھ کے علاوہ ایتنا بھر اور دیگر بدھ کی بھی پرستش کی جاتی ہے۔

مقدس کتب تری پٹا کا تری پٹا کا کے علاوہ اور بھی کئی ہیں۔

## تہوار

بدھ مذہب میں کئی تہوار رائج ہیں، مگر ویسا کھ، مگھا پوجا اور اسہلا پوجا کے تہوار زیادہ مشہور ہیں۔

۱۔ ویسا کھ: ویسا کھ کا دن گوتم بدھ کی پیدائش، حصول معرفت اور ان کی وفات سے منسوب ہے۔ اس دن خاص پوجا کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ تہوار عموماً مئی کے پورے چاند کی تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ ویسا کھ یا ویسا کھ ہندی کلینڈر کا ایک ماہ ہے۔ اسی ماہ کے نام پر یہ تہوار بدھ مت میں رائج ہے۔

۲۔ مگھا پوجا: یہ تہوار شمسی کلینڈر کے تیسرا مہینہ (مارچ) میں منایا جاتا ہے۔ اس واقعہ کی یاد میں منایا جاتا ہے جب گوتم بدھ کی زندگی میں ایک بار ان کے ۱۲۵۰ شاگرد اتفاقاً ایک ساتھ اپنے استاد کا لیکھر سننے اور ان سے ملنے کے لیے جمع ہو گئے تھے۔ اس دن گوتم بدھ نے اپنی وفات کی پیشین گوئی بھی کی تھی۔ اس تہوار کے موقع پر گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

۳۔ اسہلا پوجا: یہ تہوار گوتم بدھ کے مشہور بنارس کے اپدیش کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس روز گوتم بدھ نے بنارس میں اپنے خاص پانچ درویش ساتھیوں کو خطبہ دیا تھا، جس کا ذکر ہم اوپر کر آتے ہیں۔ یہ تہوار جولائی میں منایا جاتا ہے۔